فتنہ طاہری کی حقیقت

باسمہ تعالیٰ

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔

"الاعداء الثلثلہ عدوک وعدو صدیقک وصدیق عدوک ."

انسان کے تین دشمن ہیں، آپ فرماتے ہیں ایک تیرا دشمن، ایک تیرے دوست کا دشمن اور ایک تیرے دشمن کا دوست، تیرے دوست کا جو دشمن ہے در حقیقت وہ تیرا بھی دشمن ہے۔

حضور (ﷺ) سے ہمیں محبت ہے اس طرح صحابہ واہلبیت کرام رضی اللہ عنہم بھی ہم اہلسنت کے محبوب ہیں الحمد اللہ۔ لہذا جو حضور (ﷺ) کے اور آپ کی اہلبیت وصحابہ کے دشمن ہیں وہ ہمارے بھی دشمن ہیں۔ ہم اگر انہیں اپنا دوست سمجھیں تو ہم حضور (ﷺ) اور آپ کے صحابہ واہلبیت کے دشمن ہوں گے۔ جس شخص نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور اس پر عمل کیا اس نے ایمان کو اپنے قلب وسینہ میں داخل کر لیا۔ اور جس شخص نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور اس پر عمل کیا اس نے ایمان کو اپنے قلب وسینہ میں داخل کر لیا۔ اور جو اس حقیقت سے روگرداں رہا وہ ایمان کی دولت سے یکسر محروم رہا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لاتجدقوماً یؤمنون با للہ والیوم الآخر یو ادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کان ا باء ہم اوابناء ہم اوخوانہم او عشیتہم ."

تو کسی قوم کو نہ پائے گا جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو۔ (اور پھر وہ) اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت کرے، اور اس کے رسول کے دشمن ان کے ماں، باپ، اولاد، بہن بھائی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

معلوم ہوا کہ ایمان دار کبھی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے دشمن کو دوست نہیں بنا سکتا۔

اللہ ورسول (عزوجل و ﷺ) کے دشمن سے بغض رکھنا فرض اور ایمان کے لئے شرط ہے۔ اور ان کے دوست سے محبت کرنا ضروری ہے۔ حضور (ﷺ) فرماتے ہیں:

"لایطعم احد کم طعم الایمان حتی یحب فی اللہ ویبغض فی اللہ، الکافی الشافِ فی

تخریج احادیث الکشاف ملحق بتفسیر الکشاف ." (جلد ٤ مطبوعه دارالمعرفته بیروت)

تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان کا ذائقہ بھی نہیں پا سکتا جب تک اللہ کے دوست کو دوست اور اسکے دشمن کو دشمن نہ رکھے۔ (مطلب خیز ترجمہ)

یاد رہے کہ نبی اکرم (ﷺ) کا دشمن ہی اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے، نجدی، خارجی، وہابی، دیوبندی، رافضی، اہلحدیث اور غیر مقلدین تمام کے تمام تقریباً اللہ جل جلالہ، رسول (ﷺ)، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن ہیں۔

پروفیسر طاہر القادری ان سب کو اپنی بغل میں لئے بیٹھا ہے، میں پوچھتا ہوں یہ اللہ اور اس کے رسول کو کیا منہ دکھائے گا؟

اللہ تعالیٰ قاری محبوب رضا خان رحمتہ اللہ علیہ دعا قبول کرتے ہوئے اسے ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

علامہ مفتی قاری محبوب رضا خان صاحب (رحمتہ اللہ علیہ)

آپ سے تمام مسالک کے افروز یکساں محبت وعقیدت رکھتے تھے آپ نے تبلیغ دین کا سلسلہ اندرون ملک ہی نہیں بلکہ بیرونِ ملک بھی جاری کیا۔

محمد حنیف اللہ والا

کائنات کا نظام خداوند قدوس چلاتا ہے۔ دنیا میں اس نے انبیاء علیہم السلام اور پیغمبر اس لئے بھیجے کہ دنیا بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ دکھائیں ہمارے نبی اکرم (ﷺ) اس سلسلہ کے آخری نبی مکرم ہیں اور آپ نے اس دنیا کو جو دین دیا اس کا نام اسلام ہے اور یہی وہ دین ہے۔ جس میں داخل ہونے والے فرد کے لئے ہر اعتبار سے امن وسلامتی ہے اور یہی وہ دینِ حق ہے کہ جس پر عمل پیرا ہونے والے افراد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں اجرِ عظیم عطا فرمانے کی وعید سنائی ہے دینِ اسلام کی ترقی اور ترویج میں بزرگانِ دین اور صوفیاء کرام کا بڑا حصہ رہا ہے۔ بلکہ برصغیر پاک وہند میں اسلام کی شمع روشن کرنے والوں میں بڑی تعداد ان ہی صوفیاء کرام کا بڑا حصہ رہا ہے۔

بلکہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی شمع روشن کرنے والوں بڑی تعداد ان صوفیاء کرام کی ہے جن کے بابرکت قدم اس سرزمین پر آئے تو بے نور دلوں میں نورِ ایمانی موجزن ہوگیا ایسی ہی روحانی شخصیتوں میں حضرت علامہ مفتی محبوب رضا خان بھی شامل ہیں۔

گزشتہ دنوں ۹ دسمبر ۹۱ء کو جب آپ کی رحلت کی خبر آئی تو عالمِ اسلام میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت مفتی محبوب رضا خان سچے عاشقِ رسول تھے۔ خانوادہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے آپ ممتاز اور روشن ستارے تھے اور یقیناً ان کے افکار کی روشنی سے علمائے اہلسنت کے دل اور احساسات ہمیشہ جگمگا رہیں گے۔

حضرت ۱۶ نومبر ۱۹۱۶ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم بھی یہیں حاصل کی اور جب ۱۳ برس کے ہوئے تو آپ نے قرآن کریم ختم کر لیا تھا اس کے بعد دین اور دنیاوی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا اور آپ منزلیں طے کرتے ہوئے ۱۹۳۹ء میں علی گڑھ یونیورسٹی میں داخل ہوئے جہاں سے آپ نے ۱۹۴۴ء میں ڈگری حاصل کی۔ حضرت مفتی قاری محبوب رضا خان نے عملی زندگی میں قدم رکھا تو وہ وقت قیام پاکستان کی تحریک کے جوش و خروش کا زمانہ تھا آپ نے بھی قیام سلطنت اسلامیہ کے لئے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور اس جد جہد میں حصہ لیا اور یہ دین سے مخلص مسلمان ہند اور علماء اہلسنت کی کوششوں کا ثمر تھا کہ حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان کو ممکن کر دکھایا۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہجرت کر کے ۱۸ مئی ۱۹۴۸ء کو لاہور تشریف لائے اور یہاں رزقِ حلال کے حصول کے لئے ایک شفاخانہ قائم کیا جہاں سے مریض اپنی جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفایاب ہو کر جاتے اور آپ کے پروانے بن جاتے۔

لاہور کے بعد حضرت نے عارف والا کا قصد کیا وہاں بھی ایک مطب قائم کیا اور تقریباً دس برس تک یہاں لوگوں کی روحانی رہنماہی کی اور ایک صادق طبیب کی حثیت سے نام کیا کمایا۔

بعد میں آپ نے پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی کی خدمت کا ارادہ کیا اور ۱۹۵۹ء میں یہاں آکر مدرسہ حنفیہ رضویہ کی داغ بیل ڈالی۔

حضرت قاری محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے کے بے شمار طلبہ اور طالبات حق نے فیض پایا اور آج

بھی یہ دین حنفیہ اہلسنت والجماعت کے نظریات اور عشقِ رسول (ﷺ) کو عام کرنے کا کام بخوبی انجام دے رہا ہے۔

حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا نام ایسا ہی تھا کہ مدرسہ حنفیہ رضویہ میں نہ صرف بڑے بڑے علماء نے دین حق کی تعلیمات کے لئے کام کا آغاز کیا بلکہ خود حضرت نے بھی یہاں اپنے مبلغ علم کو مزید علوم دنیوی سے آراستہ کرنے کے لئے تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکھا یہی وجہ ہے کہ آپ محترم اساتذہ میں جن سے آپ نے حدیث تفسیر معقولات وغیرہ کی تعلیمات اصل کیں، حضرت قرأت میں، حضرت قاری عبدالرحمٰن مکی صدرالشریعہ ،قاری ضیاء الدین، قاری سید مظہر نقوی امروہوی اور فارسی میں آپ کے استاد وہی رہے جو شاعرِ انقلاب جوشِ ملیح آبادی مرحوم کے استاد مولانا قدرت علی بیگ، حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ عربی، فارسی، اردو، ہندی زبانوں پر یکساں دسترس رکھتے تھےاور کئی معروف کتب کی تدوین اور ترتیب میں بھی آپ کا بڑا حصہ ہے۔

دینی خدمات کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ دین اور حصولِ روزگار کی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیا اور ۱۹۶۵ء میں آپ نے پہلا حج کیا اور قیام مدینہ منورہ کے دوران قطب مدینہ مولنا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف ملاقات حاصل کیا

۱۹۶۸ء میں ہی آپ کو مفتی اعظم ہند حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت عطا ہوئی اور آپ نے لوگوں کے دامن قادر، رضوی کے تحت جمع کرنے اور ان کی رہنماہی کا باضابطہ فریضہ انجام دینا شروع کر دیا۔ حضرت قاری محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ کے لئے ملائیشیا، سری لنکا اور کئی افریقی ممالک بھی تشریف لے گئے اور آپ کے ہاتھوں متعدد غیر ملکی اور غیر مسلم افراد نے اسلام قبول کیا۔

کراچی میں قائم اہلسنت والجماعت کی معروف دینی درسگاہ دارالعلوم امجدیہ ہے حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں واقع دارالافتاء میں تقریباً ۸ برس خدمات انجام دیں اور طالبانِ حق کی رہنماہی کی۔ اسی ادارے نے عشقِ رسول (ﷺ) اور امام احمد رضا خان قدس سرہ العزیز کی تعلیمات کو جس احسن طریقے پر عام کیا وہ قابلِ ستائش ہے۔

حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے دینی مدارس کے ذریعے دین کی خدمت کے علاوہ کراچی کی ایک معروف اہلسنت والجماعت کی مسجد، مصلح الدین میمن مسجد میں ۱۹۶۰ء سے تقریباً دس برس تک خدمات انجام دیں ۔جہاں انہوں نے امامت اور خطابت کے فرائض انجام دیئے اور درس وتدریس کے بھی۔ الغرض مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تمام خوبیوں اور خدمات کا احاطہ تو بہت دشوار ہے تاہم وہ ایک ایسی دینی شخصیت تھے جن سے تمام مسالک کے افراد یکساں محبت وعقیدت کرتے تھے، حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ دل کی تکلیف میں ادارہ امراض قلب میں داخل کئے گئے ہیں جہاں زیر علاج رہنے کے دوران ہی وہ ۹ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز پیر صبح سات بجے دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ حق تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام پروفیسر طاہر القادری کے بارے میں جو کہتے ہیں کہ:

(۱) عورت کی دیت مرد کے برابر ہے اور اجماع صحابہ واجماع ائمہ اربعہ کا انکار کرتے ہیں۔

(۲) شیعہ اور دیوبندی فرقے کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی فرماتے ہیں بلکہ جب موقعہ ملے تو پڑھتے ہیں۔

(۳) کہتے ہیں میں کسی فرقہ کا نہیں ہوں۔ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں صرف امتِ محمدیہ کا نمائندہ ہوں۔

(۴) کہتے ہیں بعض تاریخی روایات کے مطابق تاتاریوں کو بغداد پر حملہ کی دعوت بھی کچھ ناعاقبت اندیش مسلمانوں ہی نے اپنے فرقہ وارانہ تعصب کی آگ بجھانے کے لئے دی تھی۔

(۵) روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۲۷ فروری تا ۵ مارچ ۱۹۸۷ء ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکیاں اگر تعلیمی مقصد کے لئے آپس میں ملیں تو ٹھیک ہے۔

(۶) روزنامہ جنگ ۱۹ مئی ۱۹۸۷ء کے ایک مضمون میں جوان کا شائع کردہ ہے کہتے ہیں کہ تمام صحابہ بھی اکھٹے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا کوئی ثانی نہیں۔

کیا ایسا شخص اہلِ سنت و جماعت اور قادری کہلانے کا مستحق ہے۔ بینوا توجروا۔

ڈاکٹر معین الدین سیکرٹری بزم نوری رضوی کراچی، حاجی عارف ممبر بزم قاسمی برکاتی کراچی، عبدالغفار صدر بزم تقدس رضوی، محمد اسلم قادری صدر انجمن فیضِ رضا پیر الٰہی بخش کالونی، عبدالکریم نیازی جنرل اسٹور انجمن فیضِ رضا پیر کالونی کراچی۔ غلام یٰسین قادری سیکرٹری مالیات انجمن فیض رضا پیر کالونی، محمد اسمٰعیل طاہر المالی جوائنٹ سیکرٹری، انجمن فیضِ رضا پیر کالونی۔ نور محمد غفرلہ ممبر انجمن فیضِ رضا، محمد یٰسین ممبر انجمن فیض رضا۔ عبدالستار فیصل آباد، لئیق احمد نوری صدر انجمن رضائے مصطفیٰ لانڈھی کراچی۔ ابرار احمد خان گلبرک۔ ابراہیم علی صدیقی بریلوی، عبدالسبحان قادری صدر انجمن جامعہ شیریہ لانڈھی۔ قاری رضائے المصطفیٰ خطیب میمن مسجد بولٹن مارکیٹ و مہتمم دارالعلوم نوریہ رضویہ کراچی۔ حمید رضا خان یزدانی نبیرۂ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اراکینِ بزم تقدس رضوی محمد انور قادری، زکریا حاجی قاسم، غلام محمد قادری، حاجی محمد اشرف، محمد حنیف اللہ والا محمد ادریس، محمد یاسین قادری، کونسلر عبداللہ عبدالرزاق میمن، مجید اللہ قادری جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی۔

الجواب: ھو الموفق للصواب

الحمد اللہ وکفیٰ والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم محمد ن المصطفیٰ وعلیٰ الہ واصحابہ البرر التقی۔

(۱) عورت کی دیت مرد سے نصف ہے یہ مسئلہ مسلمانوں میں متفق علیہ ہے۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے اور یہ اجماع سکوتی ہے۔ اجماع پر عمل واجب ہوتا ہے اس پر بحث کی اجازت نہیں۔ صحیح العقیدہ سنی کے لئے اجماع سکوتی کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اور اجماع صحابہ و اجماع ائمہ اربعہ کا منکر ضال، مضل، خارجی یا معتزل ہوسکتا ہے۔ صحیح العقیدہ سنی ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پروفیسر صاحب نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے سیت عورت مرد کی دیت کے برابر ہونے کا ادعاء کیا اور حدیث پاک کو ضعیف کہنے کی جسارت کی ہے۔

غور کا مقام ہے کہ اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ کے موافق جو حدیث ہو وہ ضعیف کیسے ہوسکتی ہے ضعیف راوی کی صفت ہے اور صحابی، تابعی، تبع تابعی میں ضعیف کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تبع تابعی کے بعد راویوں میں کسی

راوی میں ضعف ہوسکتا ہے مگر اجماع صحابہ کو جو حدیث ثابت کررہی ہے اس میں ضعف کہاں سے آگیا اس حدیث کے صحیح ہونے کی سب سے بڑی دلیل اجماع صحابہ ہے اور اجماع ائمہ اربعہ ہے جو شخص اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ اہلسنت و جماعت کے خلاف کرے کہ جس پر عمل کرنا واجب ہے وہ قطعاً یقیناً اہلسنت سے خارج گمراہ صال، مضل، متبع خوارج یا معتزلی ہے سنی قادری ہرگز نہیں ہے چاہے اپنے منہ سے ہزار بار کہے کہ میں سنی قادری ہوں بحکم حدیث "من شد شد فی النار" کا مستحق ہے ترمذی شریف کی حدیث "علیکم بالجماعته". جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (جلد ۲ صفحہ ۳۵)

ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے:

"ان امتی لاتجمع علی ضلالته فاذا رائیتم اختلافا فعنیکم والسواد الاعظم"

(ابن ماجه صفحه ۲۹۲ ابواب الفتن باب السود الاعظم)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

"فعلیکم با لجمعته فان الله لا تجمع امتی علی هدی ."

تم جماعت کو لازم پکڑو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے سوا کسی گمراہی پر جمع نہیں ہونے دے گا۔ مگر پروفیسر صاحب شوقِ اجتہاد سے بدمست ہو کر حدیثوں کے ان تمام احکامات کو دانستہ ٹھکرا کر اجماع صحابہ و اجماع اربعہ کو نظر انداز کر کے عورت کی دیت مرد کے برابر ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ خدا ہدایت دے۔

(۲) شیعہ اور دیوبندی عقیدے کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ چونکہ وہ لوگ کفریہ اعتقادات رکھتے ہیں۔

بعض شیعہ فرقوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک جبریل علیہ السلام کی غلطی سے حضرت محمد (ﷺ) پر اترا گیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر اتارنے کا حکم دیا تھا۔ بعض حضرت علی کو خدا مانتے ہیں۔ خلفاء ثلاثہ و امہات المؤمنین سوا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تبریٰ کرتے ہیں اور ان کی تکفیر کرتے ہیں۔ قرآن کو محرف مانتے ہیں پروفیسر صاحب ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا پسند فرماتے ہیں پڑھتے بھی ہیں اور دوسروں کو پڑھنے کی تلقین بھی فرماتے ہیں حالانکہ غوث پاک رضی اللہ عنہ نے غنیۃ الطالبین میں تمام

بدمذہبوں اور رافضیوں سے اجتناب کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا۔ آخر زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا جو میرے صحابہ کی تنقیص کرے گا اور ان کی شان میں کمی کرے گا خبردار ان کے ساتھ نہ کھانا نہ کھاؤ خبردار ان کے ساتھ نہ پانی پیو خبردار نہ ان کے ساتھ رشتہ داری نہ کرو خبردار ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو خبردار ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھو ان پر لعنت پڑ چکی ہے (غنية الطالبين صفحه ۲۸۸)

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا فتویٰ نقل فرمایا ہے کہ بدمذہب کو نہ سلام کرو اس لئے سلام کرنا اس کو دوست بناتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا آپس میں سلام کرو دوست ہو جائے گے۔ بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے ان کے نزدیک نہ جائے خوشی اور عیدین کے موقعہ پر ان کو مبارک باد نہ دے مر جائیں تو ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھے ان کا ذکر آئے تو ان کے لئے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے۔ وہ لوگ بدعقیدہ ہیں اس جدائی میں اجر کثیر کی امید ہے۔ **الحب فی الله والبغض فی الله**۔ فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ بدمذہبوں سے محبت رکھنے والے کے اعمال حبط ہو جائیں گے اور ایمان کی روشنی اس کے دل سے نکل جائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیگا اگرچہ اس کے اعمال تھوڑے ہوں۔ جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو دوسری راہ اختیار کرو۔

دیوبندی عقائد کے کفریہ ہونے میں کسی صحیح العقیدہ سنی کو کوئی شک نہیں۔ علماءِ حرمین طیبین نے ان کی تکفیر فرمائی اور صرف ان کی تکفیر نہیں فرمائی بلکہ فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اس لئے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور (ﷺ) کو شیطان و ملک وموت سے کم علم ہے اور شیطان و ملک الموت کو حضور سے زیادہ علم ہے۔

انہوں نے علمِ غیب رسول اللہ (ﷺ) کو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی افضل النبیین ہیں لہذا اگر حضور (ﷺ) کے زمانہ میں

یا آپ کے بعد کے زمانہ میں بالفرض کوئی نبی کہیں پیدا ہو جائے تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ قادیانی بھی یہی کہتے ہیں۔

ان کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا صحیح ہے بلکہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے روکنا گناہ ہے خود پڑھنا پسند بھی فرماتے ہیں اور موقعہ ملے تو پڑھتے بھی ہیں ایسا کر کے وہ خود تو گمراہ ہیں ہی دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور نئے فرقہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ تمام فرقوں سے اپنی برأت کا اقرار اور فرقہ واریت پر لعنت بھیجنا اور اس کے بعد امتِ محمدیہ کے نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرنا خلافِ عقل ایک انوکھی اور نرالی منطق ہے۔

بک رہے ہیں جنوں میں کیا کیا کچھ ☆ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

مسلم شریف اور ابوداؤد کی حدیث ہے کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا عیسائیوں نے بہتر (۷۲) بنالئے اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی (۷۲) فرقے ناری ہوں گے اور صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا اور وہ جماعت جو میری سنت پر اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل کرے گی۔ یہودیوں نے بہتر فرقے بنالئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی بہتر فرقے ناری ہوں گے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ اور حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کی شرح میں ناجی فرقے سے مراد اہلِ سنت والجماعت لئے ہیں۔ حضو (ﷺ) نے امت میں تہتر فرقے ہونے کی خبر دی ہے۔ اور پروفیسر صاحب سب فرقوں سے اپنی برأت کا اقرار کر کے امت سے خارج ہونے کا ادعاء فرمارہے ہیں۔ اور اس کے باوجود نمائندگی امت کا دعویٰ بھی فرمارہے ہیں۔ ان سے پوچھو کہ سب فرقوں پر لعنت بھیج کر اہلِ سنت والجماعت پر بھی لعنت بھیج گئے کسی فرقے کو نہیں بخشا اب جو نیا فرقہ بنارہے ہیں وہ بھی تو آپ کی خانہ ساز لعنتی کلاشنکوف کی زد میں آگیا اور آنا ہی چاہئے اس لئے کہ غیر مستحق پر لعنت بھیجنے والا خود لعنتی ہو جاتا ہے اور جس فرقہ کو رسول اکرم (ﷺ) نے ناجی فرمایا وہ حضور غوث پاک اور مجدد الفِ ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہما کے نزدیک یقیناً قطعاً اہلِ سنت و جماعت ہیں اور ان کے علاوہ نئے پرانے بشمول فرقہ پروفیسر یہ بحکمِ حدیث ناری ہوئے۔

(۳) پروفیسر صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے'' اسی کتاب میں سے مذکورہ فی السوال اکثر عبارتیں نقل کی گئی ہیں۔ ہر مبتدی مدرسہ عربیہ خوب جانتا ہے کہ پرستیدن (پوجنا) فارسی مصدر ہے اور فرقہ پرست پرستیدن سے اسم فاعل سماعی ہوا جس کے معنی ہوئے فرقہ پرستش کرنے والا۔ فرقہ کا پجاری۔ جیسے بت پرست بت کا پوجنے والا، آتش پرست آتش کا پجاری اور ظاہر ہے فرقہ غیر اللہ کو کہتے ہیں اور غیر اللہ کو پوجنے والا بلا اختلاف مشرک ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مشرک کی بخشش نہیں کروں گا۔ بیشک شرک ظلم عظیم ہے۔ جیسا کہ حضور غوثِ اعظم اور مجددِ الفِ ثانی نے شرح حدیث پاک میں فرمایا ہے۔ پروفیسر مذکور فی السوال ان کو فرقہ پرست کہہ کر مشرک ہونے کا الزام لگا رہے ہیں وہ اہلِ سنت و جماعت کو مسلمان نہیں جانتے بلکہ فرقہ پرست کہہ رہے ہیں اگر اہلِ سنت کو مسلمان جانتے تو فرقہ پرست نہ کہتے بلکہ فرقہ پرور کہہ سکتے تھے۔ فرقہ پرستی کا خاتمہ کہہ کر فرقہ واریت کی ایک فیکٹری کھول دی۔ منہاج القرآن کا ادارہ قائم کر کے تمام فرقوں کو فرقہ پرست کہنا اور اپنے کو ان فرقوں سے خارج کر کے ایک نئے فرقہ کا اضافہ کرنا۔ امتِ محمدیہ کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرنا جب کہ امت کے فرقوں نے ان کو نمائندہ نہیں بنایا بلکہ خود بخود نمائندگی کا ادعاء فرما رہے ہیں ''بریں عقل و دانش بباید گریست''۔

(۴) تاریخی حوالہ سے فرما رہے ہیں کہ تاتاریوں کو بغداد پر حملے کی دعوت بعض ناعاقبت اندیش مسلمانوں ہی نے اپنی فرقہ وارانہ عصبیت کی آگ بجھانے کے لئے دی تھی۔ اور پروفیسر صاحب نے جب یہ عبارت لکھنے کے لئے تاریخ کے اوراق کی گردان کی ہوگی تو یہ پڑھا ہوگا کہ حملے کی دعوت مستعصم باللہ کے وزیر اعظم ابن علقمی نے دی تھی اور یہ بھی پڑھا ہوگا وہ شیعہ تھا اور اس کو مسلمان کہہ رہے ہیں یعنی واضح الفاظ میں ایک شیعہ مذہب والے ابن علقمی کو مسلمان تسلیم کر رہے ہیں۔ جن کو اہلسنت و جماعت خارج از اسلام کہتے اور جن کے لئے کتب فقہ اہلسنت و جماعت میں فقہاءِ کرام نے '' **من شک فی کفرہ وعذابہ بہ فقد کفر** '' کے الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ یعنی جو ایسے عقیدہ رکھنے والوں میں کسی کے کفر و عذاب مین شک کرے وہ خارج از اسلام ہے۔ پروفیسر خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ عبارات ان کی ان کے لئے ریچھ اور کمبل کی مثال بن گئی ہیں۔ اللہ ان کو اس سے

چھٹکارا عطا فرمائے اور توبہ کی توفیق دے۔

(۵) کوایجوکیشن ہو یا کوئی اور مقصد دینی غیر محرموں کے ساتھ ملنا شرعاً ناجائز غیر محرموں سے پردہ کرنا لازم ہے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ (ﷺ) کی یہی تعلیم ہے۔

(۶) یہ کہنا کہ تمام صحابہ کرام بھی اگر اکھٹے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا کوئی ثانی نہیں ہے یہ سراسران کا تحکم اور مسلک حقہ اہلسنت و جماعت سے خروج اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے اختلاف وانحراف ہے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کے جنازہ پر فرمایا کہ "**هو اعلمنا هو سيدنا** "یعنی ابوبکر ہم سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ علم والے اور ہمارے سردار تھے۔

پروفیسر صاحب کا فرمان بے سروپا ہذیان بلکہ تلبیس **شیطان قابلِ الرد عند اهل الایمان** .حضور سید عالم ماکان و مایکون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ **ما صب الله فی صدری شئیا الا حببته فی صدر ابی بکر** "

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے سینہ میں ڈالا میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈال دیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مرتبہ علمی پر یہ حدیث پاک شاہد عادل۔

پروفیسر صاحب کی تحریر و تقریر کا کھونٹا جس کے گردان کی تمام سعی وکوشش بے نتھا بچھڑا اپنی پونچ اٹھا کر گھوم رہا ہے صرف اور صرف یہ ہے کہ دیوبندیوں، وہابیوں، رافضیوں، غیر مقلدوں اور اہل سنت و جامعت کو اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے آپس میں محبت ومودت رحمت ورافت باہمی دوستی ورفاقت کے مضبوط رشتے سے استوا کرنا چاہیئے۔

زور خطابت وطلاقت لسانی کا وقتی طلسم جب ٹوٹتا ہے تو ٹھنڈے دل سے سوچنے کے بعد ہر پڑھا لکھا سامع یا قاری اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ساری تقریر وتحریر کا لب لباب اور نچوڑ یہ نکلتا ہے کہ تمام فرقے اپنے اپنے عقائد پر سب ٹھیک ہیں جس کا جی چاہے جس فرقے کا عقیدہ اپنائے کسی کو کسی فرقہ پر تنقید وتبصرے کا حق نہیں ہے کہ اس سے ایک دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہابی کو آئندہ وہابی نہ کہیں رافضی کو رافضی نہ

کہیں چکڑالوی کو چکڑالوی نہ کہیں اہلسنت کو اہلسنت نہ کہیں بلکہ سب کو مجموع من حیث المجموع مسلمان کہیں کوئی کسی کو آئندہ ردنہ کرے صرف اتنی اجازت دے رہے ہیں کہ اگر ایک دوسرے کے درمیان امتیاز ناگریز ہو جائے تو بڑے میٹھے الفاظ جو ہر ایک کو قابلِ قبول ہوں تحریراً و تقریراً خطاب کرے اور حکمِ قرآنی تو بڑے میٹھے الفاظ جو ہر ایک کو قابلِ قبول ہوں تحریراً و تقریراً خطاب کرے اور حکمِ قرآنی

"واغلظ علیھم و الیجدو افیکم غلظته" اور "اشد علی الکفار" کو مصلحتاً نظر انداز کر دے تا کہ سب فرقوں میں افتراق و انتشار تشت و تفرق کے بجائے محبت و مودت رحمت و رافت کے دریا بہنے لگیں۔

قرآن کا حکم ہے کہ "فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظّٰلمین"

ظالموں کے ساتھ مت بیٹھ جان بوجھ کر۔

مگر پروفیسر کہہ رہے ہیں کہ بدمذہبوں کے ساتھ خلا ملا کیا جائے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھی جائیں تا کہ بھائی متی کا کنبہ پروفیسر صاحب کے ساتھ ہو اور اس دریا منفعت بخش موجوں پر ان کے ایجاد کردہ فرقہ پروفیسریہ کی نیّا بلا خوف و خطر تیرا کرے جس پر ان کے نام کا جھنڈا لگا ہو اور مذہبی پابندیوں سے آزادی پسند منڈلی والے ان میں بیٹھ کر سیر و تفریح کا کریں۔

"یریدون ان یبدلو اکلم الله" وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں۔ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔ ہوئے کس درجہ یہ ملائے وطن بے توفیق۔

مذہب کا نام لے کر خود کو مذہب کا مصلح کہہ کر مذہب میں رخنہ اندازی کرنے کی لا حاصل سعی کر رہے ہیں ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔

حدیث و قرآن کی آیتوں کے غلط معانی بتا بتا کر

شکم کی خاطر یہ زر کے بندے بنائے ملت مٹا رہے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

حررہ فقیر محبوب رضا خان القادری البریلوی

سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی۔

الجواب منه الهداية والرشاد

حضرت علامہ مولانا قاری محبوب رضا خان صاحب مدظلہ مفتی اہل سنت سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کا تفصیلی جواب بغور پڑھا اور علامہ موصوف نے جو کچھ طاہر القادری کے بارے میں تحریر فرمایا ہے فقیر اس کی پُر زور تائید کرتا ہے اور یہ ایک نیا فتنہ ملت اسلامیہ میں پیدا کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سعی ناپاک ہے مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے امتِ مسلمہ کو گمراہی سے محفوظ رکھے اور مذہبِ حق مذہبِ اہلِ سنت و جماعت پر قائم رکھے۔ آمین

فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہ
خادم جامعہ مسجد غوثیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی)
۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کے درج ذیل حوالہ جات کے متعلق جو عوامِ اہلسنت وجماعت کے درمیان باعثِ انتشار بن رہی ہے۔

(۱) ''بحمد للہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات وجزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید وتفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔''

(کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے، صفحہ نمبر ٦٥)

(۲) ''خالق کون ومکان نے جب سرور کائنات (ﷺ) کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں۔'' الخ

(کتاب مذکورہ صفحہ نمبر ٨٦)

(۳) ''میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب موقعہ ملے ان کے پیچھے پڑھتا

ہوں۔“(رسالہ دید شنید لاہور ٤ تا ١٩ اپریل ١٩٨٦ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجر نوالہ ماہ ذیقعدہ ١٤٠٧ھ)

(۴)میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں کسی فرقہ کا نمائندہ نہیں بلکہ حضور کی امت کا نمائندہ ہوں۔“

(رسالہ دید شنید لاہور ٤ تا ١٩ اپریل ١٧٨٦ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجر نوالہ)

(۵)”نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے میں قیام میں اقتدا کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے سجود کرے قعود کرے اسلام کرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر ۔“(نوائے وقت میگزین ١٩ ستمبر ١٩٨٦ء ملخصاً بحوالہ رضائے المصطفےٰ گوجرنوالہ)

کیا یہ عبارتیں مسلکِ حقہ اہلسنت وجماعت کے خلاف ہیں؟ اور پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کے متعلق کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

شفیع محمد قادری

قادریہ منزل ۳/۳ j ii ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

الجواب ھنہ الھدایتہ والصواب :پروفیسر محمد طاہر القادری کی بعض عبارات جو اس کی اپنی کتابوں اور رسالوں میں ہیں۔ مثلاً ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے“ اور اس کے رسالہ ”دی شنید“ لاہور میں چھپے ہوئے پروفیسر صاحب کے انٹرویو جن کا استفتاء میں بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرنوالہ ذکر ہے، اور یہ تمام اصلی عبارات بھی ہمارے پاس موجود ہیں وہ عبارات مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کے بالکل خلاف ہیں۔ اسی طرح عورت کی دیت کے سلسلے میں میں بھی طاہر القادری نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اجماع کو ٹھکرا کر مخالفین اجماع صحابہ ابن علیہ اور ابوبکر اصم معتزلیوں بے دینوں کی پیروی اختیار کرلی جو سراسر گمراہی ہے چنانچہ علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمہ نے طاہر القادری کے رد میں لکھی گئی کتاب ”اسلام میں عورت کی دیت“ کے

اندروا ضح فرمایا نیز اس دیت کے مسئلہ کے بارے میں ایک مذاکرہ کے دوران جب راقم نے پروفیسر صاحب کو ائمہ اہلسنت وفقہاء دین وملت اور بالخصوص ائمہ اربعہ کے حوالہ جات پیش کئے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔تو پروفیسر صاحب نے یہ کہہ کر یہ فقہاوائمہ اہلسنت میرے فریق ہیں۔ان کا کوئی حوالہ میں بطور سند تسلیم نہیں کرتا۔اس طرح پروفیسر طاہر القادری ائمہ اہلسنت کی پیروی سے انحراف کر کے بہ مطابق ارشادِ رسول (ﷺ) کہ جماعت اور سواد اعظم کے ساتھ رہو، جو جماعت سے الگ ہوا وہ دوزخ میں تنہا گیا" دوزخ پر چل پڑے **(معاذ اللہ عزوجل)**

یہ مذاکرہ والی کیسٹ جس میں انہوں نے ائمہ اہلسنت وفقہاءِ دین وملت کو فریق کہا اور ان حوالوں کو سند تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

ہمارے ہاں جامعہ نعیمیہ، جامعہ نظامیہ لاہور اور دیگر کئی ایک حضرات کے ہاں موجود ہے۔بلاشبہ پروفیسر صاحب کے خیالات مسلک اہلسنت وجماعت کے قطعاً ویقیناً خلاف ہیں۔یہ اہلسنت اور دوسرے فرقوں کے درمیان موجود اختلافات کو فروعی قرار دیتے ہیں جبکہ اہلسنت وجماعت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اختلاف بہت سے مسائل میں بنیادی واصولی ہیں۔چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے الفضل الموہبی اور حسام الحرمین وغیرہما میں واضح فرمادیا۔جن میں سے ایک تعظیمِ رسول (ﷺ) کا مسئلہ ہے اور گستاخی رسول (ﷺ) بلاشبہ کفر ہے،اس کا مرتکب اسلام سے خارج ہے۔ **کماھو مصرح فی حسام الحرمین الشریفین وکما ھومذکور فی الشفاء وغیرہ من کتب اھل السنتہ " من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر"**

اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔

لیکن طاہر القادری صاحب اسے بھی فروعی مسئلہ قرار دیتے ہیں، **لاحول ولا قوۃ با للہ العلی العظیم**. الغرض طاہر القادری اپنی ان عبارات وبیانات کی بناء پر جو مختلف کتب ورسائل اور کیسٹوں میں بھرے ہوئے ،قطعاً ویقیناً اہلسنت وجماعت سے خارج اور بے دین وملحد ہے۔اس کی ان عبارات وبیانات سے باخبر ہوکر، اسے صحیح العقیدہ سنی سمجھنے والا بھی مسلک اہلسنت سے خارج ہے۔جب تک یہ شخص اپنی عبارتوں اور بیانات

سے علانیہ توبہ نہ کرے اس وقت تک اس سے قطع تعلق کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے نیز اس کا حضرت سید طاہر علاؤ الدین گیلانی مدظلہ العالی کا مرید ہونا اور قادری کہلانا محض فریب ہے اور عوام اہلسنت کو دھوکا اور پیر صاحب کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے اور اس کے عشق ورسول (ﷺ) کے دعوے اور شب بیداریاں اور چیخ وکار پر مشتمل دعائیں، خالص ریاکارانہ اور مکروفریب کے سوا کچھ نہیں۔

راقم نے جو کچھ عرض کیا ہے محض للہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے اور ناواقف حضرات کو راہِ حق دکھانے کے لئے کیا ہے اور خود طاہر القاری پر اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرنے کے لئے کیا ہے۔

مکرمی۔ آپ اور سب مسلمان اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ یہ دنیا کی زندگی چندروزہ ہے اس میں نماز وروزہ ایسی عبادات تو انسان کی اپنی ذات کے لئے ہیں لیکن **"الحب لله و البغض لله"** کہ اللہ کے لئے محبت ہو اور اللہ کے لئے بغض ہو، ایسا عمل ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اور ایسے گمراہ کے خلاف آواز اٹھانا جسے بڑے بڑے

دولتمندوں، سرمایہ داروں اور اہلِ اقتدار و حکومت کی مکمل حمایت حاصل ہو اور حکومت کے خزانے اس کے لئے کھلے ہوں اور سرمایہ داروں کی تجوریاں اس پر دولت کی بارش برسا رہی ہوں نہایت ہی صبر آزما اور اعلیٰ ترین جہاد بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ فقط

"افضل جہاد کلمۃ حق عبد سلطان جابر"

دعاگو مفتی غلام سرور قادری

گلبرک لاہور۔

الجواب صحیح الفقیر محمد معین الدین القادری الشافعی غفرلہ

مہتمم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

محمد مختار احمد غفرلہ مفتی دار العلوم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

استفتاء میں مذکور عبارت انتہائی عیاری پر مبنی ہیں اور قائل گمراہ طرز کی فکر کا مالک ہے اور جواب صحیح و درست لکھا گیا، فقیر اقبال مصطفوی، مدرس جامعہ قادریہ فیصل آباد

محمد عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

الجواب صحیح والمجیب نجیع

مذکورہ بالا عبارات عقائدِ اہل سنت کے اور مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے خلاف ہیں جو قائل کے لئے گمراہ ہونے کا ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔

محمد اسلم رضوی جامعہ رضویہ مظہر السلام

شیخ الحدیث فیصل آباد

المجیب مصیب والجواب مصاب ، فقیر ابو العلا محمد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی خادم اہلسنت دار الافتاء وناظم دار العلوم حنفیہ قصور

پروفیسر صاحب اپنی تدقیق وجدت پسندی کے خبط وجنون میں صلح کلیت کے لئے کام کر رہے ہیں جو ہزار ہا ضلالتوں گمراہوں کا مجموعہ ہے ان کے متذکرہ خیالات مذہب حق مذہب مہذب اہلسنت وجماعت اور مسلکِ سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تحقیقات کے سراسر خلاف ہیں فقیر قادری گدائے رضوی الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہ خادم اہلسنت سگِ بارگاہِ محدث اعظم پاکستان۔

پروفیسر صاحب اگر "حسام الحرمین" کی تصدیق کریں تو خود ان کا یہ سارا کلام دریا برد اور انکار کریں تو دلائل عدم قبول دیں ورنہ صریح ہٹ دھرمی اور ان کے لئے بھی وہی احکام جو دیوبندو غیرہم مرتدین کے لئے علماء حرمین شریفین نے ارشاد فرمائے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی) محمد اختر رضا خان ازہری قادری بریلی شریف۔

(مولانا) حبیب رضا خان غفرلہ مرکزی دار الافتاء سوداگران بریلی شریف۔

پروفیسر صاحب کے اقوال مذکورہ فی السوال بعض حرام و گناہ اور بعض بدعت وضلالت اور بعض کلماتِ کفر والعیاذ باللہ تعالیٰ اور قائل مذکور بحکم شرع فاسق وفاجر، بدعتی، خاسر، مرتکب کبائر، گمراہ غادر اس قدر پر تو اعلیٰ درجہ کا یقین اس کے علاوہ اس پر حکم کفر وارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا۔ راستہ مسدود ہے ایک ہی راہ ہے جس کو اختیار کر کے وہ مسلمان رہ سکتے ہیں، صدقِ دل سے توبہ کریں اور ابالا اعلان توبہ کریں اور اس کو شائع کریں اور تجدید نکاح وتجدید بیعت کریں اور آئندہ سوچ سمجھ کر لکھا کریں **وما علینا الا البلاغ واللہ تعالیٰ اعلم**

باصواب ۔حررہ فقیر محبوب رضا قادری رضوی مصطفوی بریلوی سابق مفتی دارلعلوم امجدیہ کراچی۔

پاکستان مرقوم ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۸۷ء یوم الاحد۔

الجواب و منہ الھدایۃ الرشاد

فرقہ طاہریہ کے بانی پروفیسر طاہر القادری کی جن عبارات کی بناء پر اس کے گمراہ ضال و مضل ہونے کا جو فتویٰ محترم علامہ مولانا غلام سرور صاحب نے دیا ہے فقیر اس کی تائید کرتا ہے اور تصدیق کرتا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری مذہب حق مذہب اہلِ سنت سے خارج ہے اور گمراہ بد مذہب ہے اس نے راہِ مسلمین سے ہٹ کر الگ اپنا نیا مذہب بنانے کی سعی کی ہے اور اس نے دیوبندیوں، وہابیوں، شیعہ، رافضیوں اور بے دینوں کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کو پسند کرنے کے عمل سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت علامہ شاہ احمد رضا خان صاحب رضی اللہ عنہ کے مسلک سے انحراف کیا ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب لبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے صدقہ میں مسلمانوں کو اس نئے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی)

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

بخدمت حضرت مولانا تقدس خان صاحب دامت برکاتہم

السلام وعلیکم! سوال ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے اجماع امت کا انکار کر کے عورت کی پوری دیت کا جو دعویٰ کیا ہے۔ علامہ سعید صاحب کاظمی مرحوم نے اس کے رد میں پوری کتاب بعنوان "اسلام میں عورت کی دیت" تحریر فرمائی ہے، جس میں فرمایا کہ "اجماع کے انکار کرنے والے علماء کو ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے۔"

(صفحہ ۴۵)

نیز فرمایا کہ "سوداعظم کی اتباع سے باہر جانا۔ سوداعظم خروج قرار پائے گا اور مذہب اربعہ کے اتفاق کا انکار بہت بڑی جسارت بلکہ صراطِ مستقیم سے انحراف ہوگا۔" (صفحہ ۴۸) ۔ ہذا آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرما کر مشکور ہوں۔

الجواب : عبارت مندرجہ بالا حضرت علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود "اسلام میں عورت کی دیت" میں تحریر فرمائی اس سے میں بالکل متفق ہوں بیشک اجماع کا انکار کرنے والے کو علماء نے ضال فرمایا ہے ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے توبہ واجب ہے۔

فقیر تقدس علی قادری زیخ الجامعہ راشدیہ پیر گوٹھ خیر پور

الحبیب واجب احترامہ مصیب فیما اجاب انا الفقیر محمد رحیم ناظم جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہ خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

اصاب من اجاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، حررہ الاحق محمد ابراہیم القادری رضوی غفرلہ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اورسولہ اعلم

فقیر محمد عارف سعیدی نائب مہتمم جامعہ انوارِ مصطفےٰ سکھر

جواب درست ہے۔

(مفتی) محمد رفیق غفرلہ مہتمم مدرسہ انوار مصطفےٰ شمس آباد سکھر

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

قاری عزیز احمد ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ انوار القرآن پرانا سکھر

قتلِ خطا میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے اس پر ساری امت کا اجماع ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سے موقوف بھی رفع کے حکم میں ہوتی ہے۔ سنت واجماع اور ائمہ اکرام رضی اللہ عنہم کے خلاف محض قیاس سے علیحدہ موقف اختیار خرقِ اجماع ہے۔ اور اسلام میں ایک نئے فرقے کی بنیاد کے مترادف ہے اور انتشار کی آب پاشی کرنا ہے اللہ تعالیٰ صراطِ مستقیم کی ہدایت دے۔ من شد شد فی النار۔ اگر اسی طرح سلف کی مخالفت ہوتی رہی تو بے شمار تنازعات کھڑے ہو جائیں گے۔ **واللہ الھادی**

(مولانا) غلام رسول شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

مفتی ابوسعید محمد امین دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد

ذالک کذالک وانی مصدق لذلک

محمد والی النبی شیخ الحدیث جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

سُنّی ہونے کے لئے ہر اجماعی مسئلہ کا ماننا ضروری ہے۔ اجماع واجب العمل ہے قابل بحث نہیں۔ الفقیر محمد احسان الحق جامعہ رضویہ فیصل آباد

اصاب من اجاب اجماع امت کا انکار اور متفق علیہ مسائل میں اختلاف کرنا بلاشبہ گمراہی اور سستی شہرت حاصل کرنا ہے اللہ تعالیٰ علماء کو اس شر سے محفوظ رکھے۔

فقیر محبوب رضا غفرلہ سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی

تصدیق علماء دارالعلوم امجدیہ کراچی

(مولانا مفتی) وقارالدین مفتی دارالعلوم کراچی

مختار احمد قادری، عطاء المصطفےٰ قادری، سلیم احمد اشرفی، عبداللہ محمد اسمٰعیل رضوی۔

تقدس رضویہ حضرت مولانا تقدس علی خان صاحب علیہ الرحمۃ کا جواب الجواب جس نے پروفیسر صاحب کو لاجواب کر دیا۔

جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا تفصیلی خط مجھے ایسے وقت ملا جب میں حرمین طیبین اور بغداد شریف کے لئے پابرکاب تھا وہاں سے تقریباً ایک ماہ بعد واپس آیا تو آپکے جواب کی روشنی میں دوبارہ خط لکھنا مناسب سمجھا کیونکہ اس کے جواب سے متعلقین کے خدشات اور پختہ ہو رہے ہیں۔ جہاں تک تنقید کی بات ہے اگر اس میں حقیقت ہو تو اسے مان لینا چاہیے، یہ وسیع النظرفی اور پختہ عملی کی علامت ہے، صرف اپنی ہی بات پر اڑ جانے سے فرقوں نے جنم لیا ہے۔

آپ کی ذہانت اور مقبولیت کی بڑی خوشی ہوتی اگر اکابرین امت سے آپ کے خیالات نہ ٹکراتے اس خط میں ایک مقام پر گستاخ رسول کے متعلق کفر وارتداد کے فتوے دے رہے ہیں اور دوسری جگہ ان کو علی التحقیق

مسلمان بھی تصور کر رہے ہیں!

آپ ذرا وضاحت کریں کہ آپ کے نزدیک آپ کے نزدیک کون لوگ گستاخ ہیں اوران مکاتب فکر کی نشان دہی بھی کریں جو آپ کے نزدیک علی التحقیق مسلمان ہیں اور کیا مندرجہ ذیل عبارتیں گستاخی نہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ: ''جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار، سوان، معنوں کہ ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی'' ''نیز لکھا کہ: ''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔'' مولوی قاسم نانوتوی تحذیر الناس میں لکھتے ہیں۔'' اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی میں بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا اگر چہ کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجیے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے '' مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ'' الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے'' مولوی اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان میں لکھا'' اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔''

مولوی اسماعیل دہلوی کی اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھتا ہے کہ'' نماز میں پیر اور اس کے مانند بزرگوں کی طرف خیال لے جانا اگر چہ جناب رسالتمآب ہوں کتنے ہی درجوں اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے'' (ترجمہ فارسی)

اسی طرح قرآن پاک کو نامکمل کہنا جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب بتانا۔ خلیفہ اوّل کی خلافت کو غلط تصور کرنا۔ صحابہ کرام خصوصاً شیخین پر سب وشتم کرنا گستاخی ہے کہ نہیں؟

آپ جس اختلاف کو فروعی اور معمولی نہیں ہو سکتی، آپ غلط فہمی پیدا کرنے والی عبارت کو اس کتب سے نکلوانے کا اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں مگر دید وشنید کے غیر ذمہ دار صحافیوں پر آپ نے قدم اٹھایا اور ان کے متعلق کون سی قانونی چارہ جوئی کی صرف مرکز پر رسالہ فروخت نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اخبارات اور رسائل میں آپ

کے انٹرویوز اور تقاریر غلط رنگ سے چھپ جائیں تو فوری طور اس کے متعلق تردیدی بیان دیا کریں اسی طرح
ناکردہ گناہ اور عوام وخواص کی غلط فہمی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کا کسی فرقہ سے تعلق نہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ بُرے فرقہ سے تو اللہ جل شانہ آپ کو
بچائے کیا آپ کو اچھے فرقے سے بھی آپ کو نفرت ہے؟ واضح ہو کہ امت میں فرقہ بندی موجود ہے
۔ارشاد گرامی ہے کہ" وتفترقامتی علی ثلث وسبعین سلته کلهم فی النار الملته واحدة "
کسی موجود فرقہ کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ دن کے وقت سورج کا انکار کرنا اور جس فرقہ بندی سے امت کی
تباہی اور بعض فرقوں کی تکفیر تک نوبت آئی یہ ساری دنیا میں اور ہمارے پاکستان اور ہندوستان متعارفہ فرقہ بندی
ہے لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہوئی ہیں جن میں اختلاف کا ہونا نہ افتراق امت کا سبب بنا نہ اسکی وجہ سے فساد ہوا
اور نہ ہی مسلمان اس کو فرقہ بندی شمار کرتے ہیں اور یہ اختلاف ،اختلاف امتی رحمۃ کا مظہر ہے۔ آپ نے بھی
اپنی کتاب میں ایسی گروہ بندی کو مستحسن قرار دیا ہے اور یہ وجہ لکھی ہے۔ ایسے اختلافات کی وجہ سے زیادہ تحقیق
کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، سمجھئے کہ اس کی مثال شریعت میں حنفیت ،شافعیت ،مالکیت اور حنبلیت ہے اور
طریقت میں قادریت ،چشتیت ،نقشبندیت اور سہروردیت ہے یہ فروعی اختلافات کہلاتے ہیں، ان کی وجہ سے نہ
کہیں فساد ہوتا ہے نہ کوئی ذہن میں فرقہ بندی کا تصور ہے۔ اصل فرقہ بندی عقائد میں اختلاف ہے اور اللہ تعالیٰ
اور انبیاء کرام کرام اور خصوصاً حضور پر نور (ﷺ) اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین کی توہین
وتنقیص کی وجہ سے پیدا ہوئی اور اسی نے مسلمانوں کی جمیعت کو منتشر کر دیا۔ ان میں سے ایک فرقہ شیعہ ہے جو
کلام اللہ کو محفوظ و مکمل نہیں مانتا، جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب قرار دیتے ہیں کہ اس نے وحی پہنچانے میں غلطی کی
تھی ۔ خلفاءِ ثلاثہ خاص طور پر شیخین کو سب وشتم کرنا اور ان پر تبرا کرنا اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ مزید انکے عقائد کی
تفصیل ان کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

سب سے زیادہ تفریق بین المومنین اور مسلمانوں کی جمیعت کو تباہ کرنے والا دوسرا فرقہ وہابیہ ہے جو کہ بعد
دیوبندیت کے نام سے مشہور ہوا۔ جس کی اطلاع پہلے دی گئی اور اس کے پیدا ہونے کی جگہ بھی بیان فرمادی تھی،"
هناک الذلازل والفتن وبها یطلع قرن الشیطٰن " چنانچہ اس فرمان کے مطابق ابن عبدالوہاب نجد میں

پیدا ہوا اس نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس کی بنیاد توہینِ نبی (ﷺ) اور مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے پر رکھی ،اس نے جو کتاب بنام التوحید لکھی تھی اس میں کفر و شرک کی اتنی بھرمار ہے کہ آج دنیا میں شاید کوئی مسلمان اس حکمِ شرک و کفر سے بچا ہو،ان کے متعلق فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا۔

''ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ان کے عقائد عمدہ تھے،ہندوستان میں وہابیت کے معلم اول مولوی اسماعیل دہلوی کو حج کو گئے اور وہ کتاب التوحید دہلی لے آئے ،اکثر بعینہ اسکا ترجمہ کر کے اور اپنی طرف سے فائدے بڑھا کر ایک کتاب لکھی جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا''۔اسے دیو بندی اپنے عقائد کی اساس قرار دیتے ہیں۔فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ''تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے،مولوی مودودی نے اپنی کتاب ''تجدید واحیائے دین''میں مولوی اسماعیل کو مجدد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے تقویت الایمان اور اس کے مصنف کی تعریف و توصیف کرنے والے سب اسی فرقے کے نمائندے ہیں،غیر مقلدین،دیو بندی،اور مودودی اسی وہابیت کی مختلف شاخیں ہیں انہوں نے وہابیت کے بدنام ہونے کی وجہ سے اپنے نام بدل لئے ہیں مگر عقیدے وہی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اسے کہتے ہیں فرقہ بندی اور یہی فرقہ بندی ہے جس نے امتِ مسلمہ کو گروہوں میں تقسیم کر دیا ان کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا،اسی فرقہ بندی کو ہر مسلمان فرقہ بندی سمجھتا ہے اور قابِ مذمت قرار دیتا ہے،آپ اپنی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے''میں فرقہ بندی کا تذکرہ یوں کرتے ہیں (صفحہ ٤٥) فرقہ پرستی کی تنگ نگاؤں میں بھٹکنے والے ناعاقبت اندیش مسلمان کے لئے زوال بغداد کی تاریخ عبرتناک منظر پیش کر رہی ہے۔''وزیر اعظم کی سیاست شیعہ مسلک شیعہ کے گرد گھومتی تھی جب کہ خلیفہ کا بیٹا ابو بکر سنی عقائد کا نقیب تھا۔دونوں فرقے باہم دست گریبان تھے۔(صفحہ ٤٦) پھر جو تباہی ہوگی اس میں نہ کوئی بریلوی بچ سکے گا نہ دیو بندی نہ کوئی اہلِ حدیث اور نہ کوئی شیعہ (صفحہ ٧١) اور سوچیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے ایک دوسرے کو کافر ،مشرک ،بدعتی ،گستاخِ رسول لعنتی اور جہنمی کہہ رہے ہیں (صفحہ ١١١) اسے بریلویت ،دیو بندیت ،اہلِ حدیث ،شیعت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی اسی کو ہی فرقہ بندی قرار دیتے ہیں اور حنفیت و شافعیت اور قادریت و چشتیت

وغیرہ کو آپ نے بھی فرقہ بندیت میں شمار نہیں کیا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ انہی قابلِ مذمت فرقوں مین آپ نے بریلویت کا ذکر بھی کیا ہے آپ بریلویوں کے متعلق ایسی باتوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں جن کی بناء پر آپ نے ان کو بھی گستاخِ رسول اور بدعقیدہ فرقوں میں شمار کیا ہے۔

یہ افسوس ناک بات ہے، ''واضح ہو کہ بریلویت کسی مذہب کا نام نہیں ہے جو اس سے کسی کو وحشت ہونے لگے یہ ایک مرکز روحانی وعلمی کی نسبت ہے جس نے وہابیت کے فتنہ کا پردہ چاک کیا اور مقام نبی وولی کے منکرین کا دفاع کیا۔ مُقر اور منکر کے درمیان امتیاز کی خاطر متعلقین نے اپنا تعارف مرکز علمی کی نسبت سے کروانا شروع کیا اور بریلوی کہلائے، ورنہ ان کے عقائد وہی ہیں جو سلف صالحین کے تھے اور یہ قرآن وسنت کے عین مطابق ہیں آپ کے بقول ''مسلک اہلسنت ہرگز فرقہ نہیں ہے اور امت مسلمہ کا سوادِ اعظم ہے'' ایسے بریلوی مسلک بھی امت ناجیہ کا سوادِ اعظم ہے اور اسے وقتی تعارف کی ضرورت کے پیشِ نظر بریلوی کہا جاتا ہے۔ فقط

فقیر تقدس علی قادری رضوی بریلوی الشیخ الجامع جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ

ضلع خیرپور سندھ

اپنے منہ میاں مٹھو بننا

خودستائی وخودنمائی وخودبینی وخودفریبی کی حد ہے کہ خودسرائی کی بے سری تان اڑاتے ہوئے نہایت بے باکی اور بے حیائی کے ساتھ خودساختہ من گھڑت حکایات کی نسبت رسولِ اکرم (ﷺ) کی ذات ستودہ صفات کی طرف کردی اور یہ دروغ بے فروغ لکھ مارا کہ فخرِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (والد صاحب) کو طاہر کے تولد ہونے کی بشارت دی اور نام بھی خود تجویز فرمایا سرکارِ دوجہاں (ﷺ) نے خود ان کے والد گرامی کو خواب میں حکم دیا کہ طاہر کو ہمارے پاس لاؤ۔ پھر طاہر کو دودھ کا بھرا ہوا ایک مٹکا عطا کیا اور اسے ہر ایک میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا میں (طاہر) وہ دودھ لے کر تقسیم کرنے لگا۔ اتنے رسول اللہ (ﷺ) نے میری پیشانی پر بوسہ دے کر مجھ پر اپنا کرم فرمایا۔ (کتاب نابغئہ عصر، قومی ڈائجسٹ لاہور ۱۹۸۶ء)

منہاج القرآن کے حوالے سے احیاء اسلام کے لئے حضور (ﷺ) نے مجھے حکم دیا فرمایا میں یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں تم شروع کرو منہاج القرآن کا ادارہ بناؤ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ لاہور میں تمہارے

منہاج القرآن میں خود آؤں گا۔

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ نومبر ۱۹۸۶ء صفحہ ۲۴،۲۲،۲۰)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص حضور (ﷺ) پر جھوٹ کا اختراع کرے وہ جہنمی ہے خود ارشاد رسالت مآب (ﷺ) کہ ''من افترا علی کذبا فلیتبؤا مقعدہ من النار ''یعنی جو مجھ پر جھوٹ کا اختراع کرے اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرنا چاہئے مگر پروفیسر کو خدا کا خوف بھی نہیں رہا کہ اس قسم کی جھوٹی خوابیں بیان کر کے مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ پروفیسر صاحب اپنے اکابرین دیوبند کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔

"لعنتہ اللہ علی الکاذبین" کس قدر سچ یہ بات ہے کہ "الدنیا زور ولا یحصلھا الا یزور "

پروفیسر صاحب کے والد صاحب کیا تھے ان کے متعلق پروفیسر صاحب کے استاد مفتی عبدالرشید صاحب جامعہ قطبیہ جھنگ جامعہ رضویہ مظہر السلام فیصل آباد کے استاذہ مولانا حافظ احسان احسان الحق۔ مولانا مفتی مختار احمد صاحب۔ مولانا محمد حیات صاحب اور شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ کے خادم خاص حاجی صوفی اللہ رکھا صاحب ابھی بقید حیات ہیں ان سے پوچھ لیجئے کہ ڈاکٹر فرید الدین محلہ ترکھان جھنگ کے باشندے سیدھے سادھے کلین شیو ڈنگروں کے ڈاکٹر تھے آخر میں خشخشی ڈاڑھی رکھ لی تھی ''لالیا'' کے ڈنگر اسپتال میں تعینات تھے۔ جن کو پروفیسر صاحب کے حواریوں نے ''عدیم المثال خطیب، بلند پایہ عالم جلیل القدر طبیب'' بنا دیا۔ برعکس نہند نام زنگی کافور، خدارا غور کا مقام ہے جو شخص جھوٹی من گھڑت خوابیں بیان کر کے ان کی نسبت حضور (ﷺ) کی طرف کرنے سے نہیں شرماتا وہ دین میں کیا کچھ فتنے نہ جگائے گا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے شر سے مصئون مامون رکھے اور اس کے دجل وفریب کی زرین چکا چوند سے دھوکہ نہ کھائیں۔ آمین

خود احتسابی

حدیث نمبر ۱: عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ (ﷺ) من سئل من علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمتہ بلجامٍ من النار (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی ورواہ ابن ماجہ عن انس۔)

حدیث نمبر۲ جو امام ربانی مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "رد روافض" کی تصنیف کا سبب بیان فرماتے ہوئے ترجمۃ نقل فرمائی ہے۔

جس میں آپ نے فرمایا۔ جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہو اور میرے صحابہ پر سب وشتم ہونے لگے تو عالم کو چاہئے کہ وہ اس مکدر فضاء کے دفعیہ کے لئے اپنے علم کا ہتھیار کام لائے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس کی توبہ کا فدیہ اور اس کے فرائض ونوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔

مذکورہ بالا احادیث میں تمام علماء اہلسنت کو عموماً اور ان علماء کو خصوصاً جو پروفیسر طاہر القادری کی مجالس میں شرکت فرما یا پوز دے کر فوٹو کھچوانا اور اس کی رونق بڑھانا اپنے لئے باعثِ افتخار سمجھتے ہیں۔ اور اہلسنت وجماعت کے مسلکِ حقہ کے خلاف اس منظم سازش میں شریک ہوکر "**معاون علی الاثم والعدون**" کا پارٹ پلے کر رہے ہیں۔ سوچنا چاہئے کہ اس فتنہ کے انسداد کے لئے ان پر کچھ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ نہیں اور اگر ہوتی ہے تو آج تک انہوں نے اس سلسلہ میں کیا قدم اٹھایا ہے اور اگر نہیں تو کیوں؟

صرف مدرسے کھول کر قوم سے چندہ وصول کرنا اور کچھ اسباق پڑھا دینا اور من مانی تنخواہ وصول کر لینا روزِ قیامت دیگر ذمہ داریوں کے عہدہ سے برآنہ کرا سکے گا۔ ذرا سوچیں کہ اس فتنہ کے انسداد کے لئے کوئی قدم نہ اٹھانا اور تحریراً وتقریراً اس کا رد نہ کرنے کی بجائے منہ میں مصلحت بینی کی گھونگنیاں ڈالے رکھنا ان کے منصب کے شایانِ شان نہیں ہے۔ گر یہ کشتن روز اول کے مصداق اس فتنہ کا قلع وقمع کرنے کے بے متحدہ ہوکر علمی وعملی اقدام کرنا اور بلا خوف لومۃ لائم کرنا نہایت ضروری ہے۔

علماء کرام وپیرانِ عظام اہلسنت وجماعت پر بہ نسبت عوام کے یہ ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے کہ وہ بذریعہ تحریر وتقریر اپنے اپنے حلقہائے اثر میں اس نئے فتنہ کے انسداد وامات فساد میں موثر قدم اٹھائیں اور عوام اہلسنت وجماعت کو اس کی شوگر کوٹڈ مسموم گولیوں کے اثر بد سے بچائیں۔

سرچشمہ باید ہبستن بییل

مانیں نہ مانیں آپ کی مرضی مگر حضور ☆ ہم نیک وبد جناب کو سمجھائیں گے ضرور

قرآن کا واضح فرمان واجب الاذعان

" واعتصمو ا بحبل الله جميعا ولا تفرقو "

ترجمہ :اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو۔اور آپس میں مت پھوٹو۔

"ولا تکونوا کا لذين تفرقو واختلفو من بعد ما جاء هم البينت واولئک لهم عذاب عظيم "

ترجمہ :اوران لوگوں کی طرح مت ہو جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے اللہ کی نشانیوں کے ان کے پاس پہنچ جانے کے بعد اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔اس دور الحاد میں ہر روز نت نئے فتنے جہنم میں ڈالے جارہے ہیں،اور دین میں رخنہ اندازی کی منظم سازشیں کی جارہی ہیں،اور شیرازۂ ملت کو منتشر و متفرق کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جارہا ہے اجماع امت کو بازیچہ اطفال بنانے کی کوششیں جارہی ہیں ہر بولہوس مجتہد العصر بننے کا متمنی ہے منگھڑت اصطلاحات کے ذریعہ متفق علیہ اور مفتیٰ بہ مسائل میں بحث و تمحیص کی جارہی ہے دیت اور شہادت میں مرد و عورت کو مساوات کا سبق پڑھایا جارہا ہے۔مسائل اجماع سکوتی کو چودہ سو برس کے بعد متکلم فیہا بنایا جارہا ہے۔بے دینوں،بدمذہبوں سے خلا ملا کرنے کی ترغیب دی جارہی ہے۔

گستاخانِ بارگاہِ نبوت و شاتمانانِ جناب صحابیت کو امام بنایا جارہا ہے۔سنیت و قادریت کا لبادہ اوڑھ کر بھولے بھالے ناواقف اہلسنت و جماعت کو بزور تحریر و تقریر مسلکِ حقہ اہلسنت و جماعت سے اغوکرنے کی دن رات مسلسل کوشش کی جارہی ہے۔

مسلمانوں!خدارا جاگو۔ابلیسی تلبیس کے جال سے دور بھاگو اور غوثِ اعظم مجددالفِ ثانی اور مجدد مائتہ حاضرہ امام احمد رضا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مسلک پر سختی اور مضبوتی کے ساتھ ڈٹے رہو کہ یہی سراطِ مستقیم ہے سنتِ رسول اللہ (ﷺ) پر مضبوطی سے عمل پیرا رہو یہی اعتصام باللہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" ومن يعتصم با لله فقد هدى الیٰ سراط مستقيم "ترجمہ جس نے اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑا تحقیق وہ ہدایت پا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس مختصر آیت میں تمام نصیحت جمع فرمادی پس جو شخص وہ کرے جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے فرمایا اور کسی کی طرف نہ جھکے وہ یقیناً راہ راست پر واصل و کامل ہوگا چاہے اس کی عقل کچھ ہی کیوں نہ کہے اس کو روا نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے سرتابی کرے اس لئے کہ عقل اس کی جزوی ہے اور وہم شیطانی

میں پھنسی ہوئی ہے اس کا کیا اعتبار۔خوب جان لو کہ رسول اللہ (ﷺ) کا فرمان بھی خدا ہی کا فرمان ہے بحکم "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی" رسول اللہ (ﷺ) کی موافقت پر مجتمع ہو جاؤ یعنی ہر حال میں ان کے قول و فعل کی موافقت کرو کہ یہی حال حبل اوثق ہے اور ظاہر و باطن علانیہ و پوشیدہ کسی طرح بھی اس سے افتراق نہ کرو حضور (ﷺ) نے بدمذہبوں اور رافضیوں سے قطع تعلق کا حکم فرمایا ہے ہر حال میں ظاہری بھی اور پوشیدہ بھی بدمذہبوں کے ساتھ کھانا پینا ان کی مجالس میں شریک ہونا ان کی عیادت کرنا ان کا جنازہ پڑھنا ان سے سلام کرنا سب منع فرما دیا۔"ایاکم وایاھم" اسی کی تاکید حضور غوثِ اعظم نے فرمائی اسی کی تلقین حضرت شیخ احمد سرہندی نے فرمائی اسی کی تعلیم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے فرمائی (رضوان اللہ علیہم اجمعین) ان اکابرین اولیائے کرام و فقہائے عظام کے فرمانِ واجب الاذعان کے برخلاف پروفیسر طاہر صاحب یا ان جیسے دوسرے واعظاتِ پاکستان کا یہ کہنا کہ دیوبندیوں، رافضیوں، مودودیوں غیر مقلدوں سے رشتہ محبت مؤدت استوار کرو کیا معنی رکھتا ہے ان کی کیا حیثیت ہے۔

بر زبانت اتحاد و دورو دولت مخفی فساد۔الحذر اے فتنہ پرور واعظ شورش نہاد
خدا کی شان تو دیکھو کہ کلچڑی گنجی ☆ حضور سر دگلستان کرے نوا سنجی

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا "اتبعو السواد الاعظم" سواد اعظم کی پیروی کرو۔سواد اعظم سے مراد اہلسنت و جماعت ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا "لا تجع امتی علی الضلالۃ" میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا "علیکم با لجماعتہ" جماعت لازم پکڑو۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا "من شد شد فی النار" جو جماعت سے الگ ہوا جہنم میں گیا۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا "ایاکم وایاھم" بدمذہبو سے بچو۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا "ید اللہ علی الجماعتہ" جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا "من رامنکم منکسر فلیغیرہ بیدہ فن لم یستطع فبلسانہ خان لم یسطع فیقبلہ وھذا ضعف الایمان" تم میں سے کوئی کسی منکر کو دیکھے اس کو چاہئے کہ اس کو طاقت سے

بدل دے پس اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے بدل دے پس اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو دل سے برا جانے یہ نہایت کمزور ایمان ہے۔

مسلمانو! مسلک حقہ اہلسنت وجماعت پر جس کی نشان دہی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے فرمائی ہے مظبوطی کے ساتھ قائم رہو اور تمام بے دینوں و بد مذہبوں سے دور و نفور رہو کہ یہی صراطِ مستقیم ہے یہی انبیاء و صدیقین و شہدا و صالحین کی راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اہلسنت وجماعت کو ان عقیدہ بد مذہب فرقوں کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔

بجاہ سید المرسلین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

محبوب رضا خان بریلوی غفرلہ

فرمان رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

احمد بن عدی امیر المؤمنین عمر اور طبرانی کبیر میں اور بزاز حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہم سے راوی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، ''سب سے زیادہ جن سے مجھ کو اپنی امت کا ڈر ہے وہ علیم اللسان و فصیح البیان منافق ہیں۔

(جو لچھے دار خطیب و مقرر ہوں گے، عقیدہ خاص کی پابندی نہ کریں گے اور تقریر کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کریں گے)

(فتاویٰ الحرمین صفحہ ۸۰ از اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ)

مجھے اپنی پران منافقوں کا خطرہ ہے جن کا کلام حکیمانہ اور عمل ظالمانہ ہوگا۔

(مشکوۃ)

خبردار سُنیوں ہوشیار !

آگیا

دوسرا مودودی

آگیا

حضرت حمید الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف کے استاد محترم استاذ العلماء علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی کی تصدیق وفتوٰی

"امابعد! طاہر القادری صاحب نے عورت کی پوری دیت سے صرف اجماع صحابہ اور اجماع امت کا ہی انکار نہیں کیا۔ بلکہ اجماع کی تحقیر کا ارتکاب کیا ہے۔ جو کہ صرف گمراہی ہی بلکہ ایسے آدمی کے ایمان کو خطرہ لاحق ہے۔ لہٰذا قادری صاحب کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس انکار سے توبہ کریں۔ کیونکہ معلوم نہیں کس وقت موت آجائے اور قادری صاحب کے مداحوں اور معاونین پر لازم ہے کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں۔ اور انکار اجماع کی معاونت سے باز رہیں۔" حررہ الفقیر (مولانا) عطاء محمد چشتی بھکھی شریف۔

بھکھی شریف الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ الکریم (مولانا) سید محمد مظہر قیوم شاہ خادم دربار عالیہ بھکھی شریف۔

کیرانوالہ جناب علامہ عطا محمد اور دیگر علماء نے دیت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے عین صواب شریعت کے مطابق ہے۔ طاہر القادری سراسر غلطی پر ہے اور گمراہی پھیلا رہا ہے۔ مولیٰ کریم اس کو ہدایت دے۔"

السید محمد یعقوب شاہ فاضل بریلی شریف کیرانوالہ ضلع گجرات

حضرت علامہ عطاء محمد صاحب اور حضرت سید محمد یعقوب شاہ صاحب آف کیرانوالہ نے جو کچھ لکھا ہے۔ یہی درست ہے طاہر القادری کا فیصلہ غلط ہے۔

سید محمد شعیب (کیرانوالہ) خطیب جامع مسجد شیر ربانی گوجرنوالہ)

صاحبزادہ حامد سعید کاظمی ملتانی نے فرمایا کہ "غزالی دوراں علامہ احمد سعید کاظمی بہت پہلے طاہر القادری کو گمراہ قرار دے چکے ہیں اس لئے ہم پر ان کی کسی سیاسی وغیر سیاسی قلابازی کا کچھ اثر نہیں۔" (ندائے اہلسنت لاہور جون ۱۹۸۹ء)

دوسرا فتوی "عورت کی نصف دیت پر اجماع امت ہے اور پروفیسر طاہر القادری کا عورت کی پوری دیت کا قول اجماع امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہے۔ لہٰذا ان لوگوں پر لازم ہے کہ رجوع کریں اور توبہ نامہ چھپوائیں کیونکہ سنی ہونے کے لئے ہر اجماعی مسئلہ کا ماننا ضروری ہے۔ اجماع واجب العمل ہے۔ قائلِ

بحث نہیں۔"

(مولانا محمد احسان الحق قادری فیصل آباد)

صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی نے سنیوں کے خلاف پروفیسری سازش کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ "پروفیسر طاہر القادری نجدی مفتی عبداللہ بن باز کے اشارے پر پاکستان میں احسان الٰہی ظہیر کی جگہ نجدیوں کے ایجنٹ کا کردار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری متعدد بار مدینہ منورہ میں عبداللہ بن باز سے ملاقات کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی پارٹی نجدیوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ اور سنیوں کو نجدیت کی گود میں پھینکنے کے لئے نجدی سرمائے پر میدانِ سیاست میں اترے ہیں۔"

(ندائے اہلسنت لاہور جون ۱۹۸۹ء)

علامہ محمد عبد الرشید جھنگوی نے فرمایا کہ "عورت کی دیت نصف ہونے پر تمام سلف وخلف کا اتفاق ہے۔ آج اس طے شدہ مسئلہ کو چھیڑ کر ملت میں انتشار وافتراق کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ دورِ عالم کے کسی عالم کی تحقیق کو مجتہدین علی الاطلاق کے مقابل لا نا ان کے تبحر علمی کے انکار کے مترادف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

مخلصانہ پیغام سنی بھائیوں اور اہلِ علم وانصاف دوستوں کے نام

(یہ کوئی انفرادی و معمولی مسئلہ نہیں بلکہ اکابر علماء کرام کا اجتماعی فتویٰ ہے)

اثر نہ کرے سن تو لے میری فریاد

پہلا فتویٰ سوال بخدمت حضرت مولانا تقدس علی خان صاحب دامت برکاتہم۔ السلام وعلیکم! گذارش ہے یہ ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے اجماع امت کا انکار کرکے پوری عورت کی دیت کا جو دعویٰ کیا ہے۔ علامہ احمد سعید کاظمی مرحوم نے اس کے رد میں پوری کتاب بعنوان ''اسلام میں عورت کی دیت'' کا جو دعویٰ کیا ہے۔ جس میں فرمایا ''اجماع کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے۔'' (صفحہ ٤٥) نیز فرمایا کہ ''سوادِ اعظم کی اتباع سے باہر جانا، سوادِ اعظم سے خروج قرار پائے گا۔ اور مذاہب اربعہ کے اتفاق کا انکا بہت بڑی جسارت بلکہ صراطِ مستقیم سے انحراف ہوگا۔'' (صفحہ ٤٨) ملخصاً لہٰذا آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرما کر مشکور ہوں۔

الجواب عبارت مندرجہ بالا حضرت علامہ کاظمی صاحب نے جو ''اسلام میں عورت کی دیت'' میں تحریر فرمائی اس سے میں بالکل متفق ہوں، بے شک اجماع کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال فرمایا ہے۔ ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے توبہ واجب ہے۔'' فقط فقیر تقدس علی قادری شیخ الجامعہ راشدیہ پیر گوٹھ ضلع خیر پور۔

تصدیق، مفتی محمد رحیم ناظم جامعہ راشدیہ

علی پور شریف ''مندرجہ بالا سوال کا جواب بالکل درست ہے۔ بندہ ناچیز خادمِ دربار لاثانی بھی اس کی مکمل تائید کرتا ہے۔''

صاحبزادہ سیّد عابد حسین سجادہ نشین علی پور شریف

☆ عورت کی دیت نصف ہے۔ جب یہ مسئلہ اجماعی ہے تو انکار کا کیا مطلب؟

(مفتی غلام رسول۔ دار العلوم نقشبندیہ)